فنِ سیرت
اور
نواب محمد علی خاں

جناب حکیم محمد عمران خاں بی، اے عمرانی دواخانہ ٹونک

نواب محمد علی خاں، ریاست ٹونک راجستھان کے تیسرے فرماں روا گذرے ہیں۔ ۱۴ رجب سنہ ۱۲۴۸ھ مطابق سنہ ۱۸۳۲ء کو ٹونک میں پیدا ہوئے۔ اپنے دیندار، جری و بہادر باپ، وزیر الدولہ کی نگرانی میں تربیت پائی، علوم متداولہ حاصل کئے، علماء و فضلاء کی صحبت میں رہے، مولوی فضل اللہ امروہوی، مولانا حیدر علی رامپوری ٹونکی، مولوی حکیم عبد العلی ٹونکی، مولوی سید محمد علی لکھنوی اور مولوی فخر صاحب رامپوری وغیرہ کی شاگردی میں رہے۔ قاری عبد الرحمٰن پانی پتی اور مولوی عبد القیوم صاحب بڈھانوی پسر مولوی عبد الحئی صاحب دہلوی تک سے حدیث کی سند حاصل کی محرم سنہ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء میں نواب وزیر الدولہ کے جانشین ہو کر یہاں کے تیسرے فرماں روا مقرر ہوئے۔ ابھی ساڑھے تین سال کی مدت نہیں گذری تھی کہ بعض وجوہ کی بناء پر انگریزوں کی طرف سے معزول کر دئے گئے۔ شہر بنارس آپ کے قیام کے لئے تجویز ہوا اور کوشش کے باوجود پھر کبھی ٹونک آنے کی اجازت نہیں ملی۔ چنانچہ تیس سال کی مدت بنارس میں گذار کر ۱۳ صفر سنہ ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء کو بروز جمعہ بنارس میں انتقال ہوا۔

نواب وزیر الدولہ کی حسنِ تربیت کا نتیجہ تھا کہ یہ بہادر جری انسان، ناز و نعم میں پرورش پاتے ہوئے باوجود علم و فضل کی دولت سے مالا مال ہوا اور ہمیشہ علماء و فضلاء میں رہ کر

اپنی زندگی گزاری۔ آپ علم دوست تھے، علماء کے قدردان تھے۔ آپ کی مجلس ہمیشہ اہلِ علم سے گرم رہا کرتی تھی۔ تصنیف و تالیف کی طرف بے حد رغبت تھی۔ کتابیں خود تصنیف کرتے، اہلِ علم سے تصنیف کراتے، مفید کتابوں کے اردو و فارسی ترجمے تیار کراتے اور حتی الامکان اُنھیں شائع کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ نے اپنے دور میں علم و فضل کی اشاعت میں وہ کوشش کی ہے جو صدیوں میں کسی خوش نصیب انسان کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ علوم دینیہ آپ کی مساعی کے مرکز رہے۔ فن حدیث و سیرت خصوصیت سے آپ کی توجہات کے ممنون ہیں۔ سیر و مغازی پر آپ نے جو کام کیا ہے وہ بآسانی بھلایا نہیں جا سکتا۔

مولوی عبدالحی لکھنوی، نزھۃ الخواطر میں آپ کے لئے لکھتے ہیں:۔

" وكان مولعاً بسيرة النبي صلى الله	آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت،
عليه وسلم وحليته وغزواته	آپ کے حلیہ، آپ کے اور آپ کے اصحاب کے غزوات کے
وغزوات الصحابة فلنفق	بڑے دل دادہ اور گرویدہ تھے اور اپنی دولت
كثيرا من امواله في ذلك "	کا بڑا حصہ اس پر خرچ کیا کرتے تھے۔

آپ کے علمی ذوق، فنی توجہات اور علم و فضل پر فطری فریفتگی و شیفتگی کا اندازہ آپ کے جمع کردہ کتب خانہ کے اُس ذخیرہ کو دیکھ کر ہوتا ہے جو آپ نے قیام بنارس کے زمانہ میں ہزاروں روپئے خرچ کر کے جمع فرمایا اور اب بھی یہ ذخیرہ ٹونک میں محفوظ ہے۔ اس کتب خانہ پر متعدد مضامین شائع ہو چکے ہیں اس لئے اس موقع پر مزید کچھ لکھنا مفید نہیں۔ بہر حال علوم حدیث، فقہ، عقائد و کلام تصوف اور سیرت پر جو قلمی اور مطبوعہ ذخیرہ اس کتب خانہ میں میسر ہے، دوسرے مقام پر مشکل ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ دور دور سے نادر ترین کتابیں آپ کے لئے حاصل کی جاتیں، جو کتابیں بآسانی میسر نہ ہوں مشہور مقامات سے اُن کی نقول منگوائی جاتیں، قیام گاہ بنارس پر ایک دو نہیں، کئی کئی مستقل کاتب مقرر تھے جن کا مستقل

کام یہ تھا کہ کتابوں کے بعینہٖ نقل کریں یا حاصل شدہ نادر کتابوں کی دوسری کاپی تیار کریں۔ پھر ان تمام کاموں کی خود نگرانی فرماتے تھے۔ آپ کے اس ذوق و شوق کا پورا اندازہ آپ کے کتب خانہ کی ایک ایک کتاب کو دیکھ کر ہوتا ہے۔

آپ بتیس سال کی عمر میں نواب ہوئے۔ ولی عہدی کے زمانہ ہی سے آپ کے مشاغل بالکل مختلف تھے۔ نواب وزیر الدولہ کی دینی عصبیت اور علمی والہیت آپ پر پوری طرح کار فرما تھی۔ علوم سے فراغت کے بعد ہی تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ نواب ہو جانے کے بعد تین چار سال کی مدت اگرچہ اپنی زندگی کی مصروف ترین مدت تھی، لیکن امور ریاست کا پورا بار ہونے کے باوجود آپ نے اپنے علمی ذوق کو قائم رکھا۔ اللہ کو آپ سے دوسرا کام لینا تھا، اس لئے بہت جلد نوابی کا سلسلہ ختم ہو گیا اور آپ اپنی عمر کی باقی تیئس سالہ مدت گذارنے کے لئے بنارس بھیج دئے گئے۔ آپ نے اس مدت کو پوری طرح مفید بنایا۔ علمار کی ایک پوری جماعت تصنیف و تالیف پر لگا دی۔ مشہور مفید کتابوں کے اُردو فارسی ترجمے کرائے، علمار کے وظیفے مقرر کئے، جاگیریں عطا فرمائیں اور جس قدر دولت اُن پر خرچ کی جا سکتی تھی، صَرف کی۔ تاکہ فارغ البالی کے ساتھ یہ حضرات اپنی متعلقہ خدمات میں خوش دلی کے ساتھ مصروف رہیں۔ جو کتابیں بآسانی فراہم نہیں ہو سکتی تھیں انھیں طبع کرایا اور اس سلسلہ میں جس قدر مصارف کئے جا سکتے تھے وہ خوشی کے ساتھ برداشت کئے۔ چنانچہ تیسیر القاری شرح صحیح البخاری شروح اربعہ ترمذی اور مجمع بحار الانوار وغیرہ جیسی اہم و نادر کتابوں کی اشاعت آپ ہی کی رہینِ منت ہے۔

دوسرے علوم کی اشاعت کے ساتھ فنِ سِیَر و مغازی آپ کی توجہات کا ہمیشہ مرکز رہا۔ اس مضمون میں بھی دراصل وہ خدمات اُجاگر کرنا ہیں جو اس سلسلہ میں نواب محمد علی خاں، اُن کے حواری علمار اور اُن کی ریاست کی طرف سے ہمیشہ ہوتی رہی ہیں ——— یہ ایک

فطری امر ہے کہ ہر دیندار کی مساعی اور علمی کوششوں کا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی ہو سکتی ہے اور سیرتِ رسول اور آپ کا اسوۂ حسنہ ہی وہ مرکزی چیز ہے جس کی اشاعت و اعادہ کر کے اُس پر عمل کرنے سے اُمتِ مسلمہ اصلاح پذیر ہو سکتی ہے۔ اس ریاست کے رؤساء میں ابتداء سے یہ جذبہ غیر معمولی طور پر پیدا تھا۔ ابتدائی دور کی تصنیفات سے اندازہ ہوتا ہے کہ متعدد کتابیں ریاست کے ابتدائی دور میں اس موضوع پر تصنیف ہوئیں۔ چنانچہ مولوی عبدالسلام بدایونی نے اپنی کتاب "اخیار الابرار" جو سیرتِ رسول "مناقب خلفاء اور احوالِ ائمہ پر مشتمل ہے، تصنیف فرما کر نواب میر خاں کی طرف منسوب کی اور اُس کا نام "ھدیہ امیریہ" رکھا۔ قیام ریاست سے قبل لشکری زندگی ہی میں اس طرح کی اصلاحی محفلیں نواب کے یہاں جاری تھیں۔ کتب خانہ[1] ٹونک میں ایک قلمی رسالہ محفوظ ہے جس کے مرتب مولوی محبوب علی صاحب ہیں۔ اس رسالہ میں مروجہ میلاد کے جواز و عدمِ جواز سے بحث کی گئی ہے۔ مقدمہ میں مرتب رسالہ نے ذکر کیا ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد، دہلی میں میلاد النبی کی مجالس نہیں ہوا کرتی تھیں لیکن ۱۲۳۲ھ میں ایک شخص شافعی "جمل اللیل" آیا اور ربیع الاول کو نواب محمد میر خاں کے یہاں یہ مجلس منعقد کی۔ اس کے بعد سے یہ مجالس اُس طرف عام ہو گئیں۔

نواب میر خاں کے بعد نواب وزیر الدولہ کا علمی دور شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں علمی ماحول کی تبدیلی کے ساتھ، تصنیف و تالیف کے مشاغل میں بھی اضافہ ہوا۔ دیگر علوم مثلاً کی تصانیف کے علاوہ سیرتِ نبویؐ پر بھی کام جاری ہوا۔ مولوی بہادر علی دہلوی ٹونکی نے "امیر السیر فی سیر خیر البشر" عربی اسی دور میں تصنیف کی۔ اُن کے شاگرد مولوی عبدالمجید صاحب ٹونکی جو نواب وزیر الدولہ کے داماد بھی تھے اور کثیر التصانیف ہیں

---

[1] درمیان مضمون میں جہاں کہیں کتب خانہ ٹونک کا ذکر آیا ہے اُس سے مراد سعیدیہ ڈسٹرکٹ لائبریری ٹونک کا مطبوعہ و قلمی ذخیرہ ہے۔

نفوں نے قدمِ رسول اور نعلین مبارکین کی تحقیق میں متعدد رسائل اسی دور میں تصنیف کیے۔
قرۃ العیون شرح سرور المحزون جو نواب محمد علی خاں کا بڑا کارنامہ ہے جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں آرہی ہے، اُس کی تصنیف بھی دراصل نواب وزیر الدولہ کے دور میں شروع ہوئی جب کہ نواب محمد علی خاں اُن کی سرپرستی میں ولی عہدی کی زندگی گذار رہے تھے۔

نواب وزیر الدولہ کے بعد نواب محمد علی خاں نے اپنے زمانۂ امارت وزمانۂ قیام بنارس میں اس مقصد کی پوری تکمیل کر ڈالی۔ سیرتِ رسول کے موضوع پر اس قدر تصانیف کیں اور دوسرے علماء سے تصنیف کرائیں جو سب ہی قابلِ صد تحسین و آفریں ہیں۔ قرۃ العیون کے نام سے اُردو میں جو ضخیم کتاب تیار کی ہے اُس کے صرف سات حصے دو جلدوں میں طبع ہو سکے ہیں۔ باقی گیارہ جلدیں غیر مرتب حالت میں کتب خانہ ٹونک میں محفوظ ہیں۔ قرۃ العیون کا اس قدر ضخامت ہونے کے باوجود آپ کو اس کی مزید شرح کی ضرورت محسوس ہوئی اور "کحل العیون شرح قرۃ العیون" کے نام سے دوسری کتاب کی تصنیف شروع کی جس کی صرف ابتدائی تین جلدیں تیار ہو سکیں پھر اپنے پسر صاحبزادہ عبدالوہاب خاں کے نام سے "اللآلی المضیئۃ فی حلیۃ خیر البریۃ" نامی ایک ضخیم کتاب تیار کرائی جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور اُس کے قلمی نسخے، کتب خانہ ٹونک میں محفوظ ہیں۔

ان شروح وتراجم کی زبان موجودہ دور میں اگرچہ متروک اور قابلِ اصلاح ہے، لیکن نواب صاحب مرحوم کا یہ کارنامہ کسی طرح بھلائے جانے کے قابل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر مواقع و وسائل عطا فرمائے تو یہ ذخیرہ اب بھی تھوڑی اصلاح، اور زبان کی قدرے درستی کے بعد حالاتِ حاضرہ کے مطابق ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

نواب محمد علی خاں نے نثر کی طرح نظم کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ چنانچہ فتوح الاسلام منظوم فارسی (تکملہ صولت فاروقی) اس سلسلہ میں موصوف کا نہایت اہم اور نا قابلِ

فراموش کا نامہ ہے۔ یہ کتاب بالکل شاہنامہ کے طرز پر لکھی گئی ہے اور بحر متقارب میں ہے۔ تقریباً پچاس ہزار سے زائد اشعار پر مشتمل ہے اور اُس دور کے متعدد قابل ترین افراد کی خدمات حاصل کر کے تیار کرائی گئی ہے۔ افسوس موصوف کی زندگی میں اس کتاب کے طبع ہونے کا موقع نہیں آسکا اسی وجہ سے یہ کتاب منظرِ عام پر نہیں آسکی اور کتب خانہ ٹونک کے تاریک گوشوں میں محفوظ ہے۔ اس کی تفصیلات آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

الناس علی دین ملوکھم کے پیشِ نظر اُس دور کے علماء نے بھی اسی ذوق کو سامنے رکھتے ہوئے نظم و نثر میں اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھیں۔ مولوی محمد حسن ملیح آبادی بن مولوی محمد علی صدر پوری نے حلیہ مبارکہ عربی میں نظم کیا اور ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔ صاحبزادہ عبد الکبیر خاں نے حضورؐ کا حلیہ بطور مسدس نظم فرمایا اور الدرر المضیئہ فی حلیۃ خیر البریۃ لکھی۔ مولوی سید عبد الرزاق کلامی نے حضورؐ کا حلیہ اُردو میں نظم کیا۔ فتوحات واقدی کو نظم کرتے ہوئے، حسام الاسلام، صمصام الاسلام اور قمقام الاسلام لکھی۔ سرور المحزون کو اُردو میں نظم فرمایا تو گوہر مخزون تیار ہوگئی۔ مولوی سید محمد علی صاحب نے سرور المحزون کو فارسی میں نظم کر کے جلاء العیون نظم کر ڈالی۔ سید احمد علی سیماب نے فتوحات واقدی کا فارسی ترجمہ کر کے محاربات الابرار لکھی۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ کیا، تو شوکت الاسلام نامی ضخیم ترجمہ تیار ہوگیا۔ پھر علماء ہی پر موقوف نہیں تھا اُس دور میں یہ جذبہ اس قدر عام تھا کہ نواب محمد علی خاں کا ایک اردلی عبد اللطیف نامی، جو معمولی لکھا پڑھا انسان تھا اُس نے معراج نامہ نظم کر ڈالا اور نواب کی خدمت میں پیش کیا ــــ یہ سلسلہ نواب محمد علی خاں کی زندگی تک برابر جاری رہا۔ کوئی علی نامہ لکھ کر پیش کر رہا ہے تو کوئی نبی نامہ اور جنگ نامہ۔ کوئی سیر منظوم لا رہا ہے تو کوئی نظم السیر۔ کوئی سیرت مرتضوی لکھ رہا ہے تو کوئی شوکت صدیقی ــــ غرض اس موضوع پر بیسیوں کتابیں تصنیف ہوئیں

و سیرت کا ایک اچھا ذخیرہ فارسی اور اُردو میں تیار ہو گیا۔
نواب محمد علی خاں کے انتقال سے ٹونک میں تصنیف و تالیف کا دور
ہی تقریباً ختم سا ہو جاتا ہے۔ نواب ابراہیم علی خاں کے دور میں اگرچہ تصنیف و تالیف
ور علمی ترقی کا زیادہ موقع نہیں آیا، لیکن سیرت پاک اور حُبِّ رسولؐ نے ایک نیا رُخ
ختیار کیا۔ یہ جذبہ موصوف کو اجداد و اسلاف سے ورثہ میں ملا تھا اس لئے عمر بھر موصوف
یہ جذبہ کار فرما رہا۔ آپ نے میلاد النبیؐ کے نام سے ایک ضخیم کتاب تیار کرائی جو
سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اُس دور کے درباری علماء، اس کتاب کی تیاری
یں شریک تھے۔ سیرت و مغازی کی تمام مشہور کتابوں سے مدد لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے واقعات ترتیب دیتے گئے اور ہر سال ماہ ربیع الاوّل میں میلاد کے طرز پر سات سنہ
تک محفلیں قائم ہونے لگیں، جن کا انتظام سرکاری طور پر کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ
کتاب عام نہیں ہوئی بلکہ دربار میں محفوظ رہی جس کی ہر سال قرأت ہو رہی ہے۔ اس
کا ایک نسخہ، سات جلدوں میں، حضرت والد مرحوم، مولوی قاضی محمد عرفان خاں صاحب
ناظم شریعت کے کتب خانہ میں محفوظ ہے ——— نواب ابراہیم علی خاں صاحب
مرحوم متخلص بہ خلیلؔ نے اپنے ذوق و شوق کے پیشِ نظر اس سلسلہ میں مزید متعدد میلاد
لکھوائے جو ریاست میں محفوظ ہیں ——— میلادِ خلیل بھی اسی سلسلہ کی ایک
کڑی ہے جو عام ضروریات کے پیشِ نظر ترتیب دیا گیا تھا اور کئی بار شائع ہو چکا ہے۔
یہ اتفاقی امر ہے کہ نواب محمد علی خاں مرحوم جو مروّجہ محافل سے متفق نہیں تھے، صفر
۱۲۸۰ھ میں ان کا انتقال بنارس میں ہوا اور اسی سال ٹونک میں ریاست کی طرف
سے ماہ ربیع الاوّل میں جشنِ میلاد النبیؐ کی پہلی محفل قائم کی گئی اور اُس وقت سے اب تک
ہر دور میں یہ محفلیں برابر ذوق و شوق سے قائم کی جا رہی ہیں۔ ان کی تفصیلات
ٹونک کے جشنِ میلاد النبیؐ کی ایک جھلک" نامی کتابچہ سے معلوم

ہوسکتی ہیں جو مولوی سید منظور الحسن صاحب برکاتی، نے ۱۹۶۵ء میں ترتیب دیا وہ گذشتہ سال الجمعیتہ پریس دہلی میں طبع ہوکر شائع ہوا۔

بہر حال نواب محمد علی خاں کے فطری ذوق کی بنا پر ٹونک میں سیرۃ مغازی اور سیرتِ محمدی پر نظم و نثر میں جو کچھ لکھا جاچکا ہے اُن کتابوں کی تفصیل ذیل میں بیان کی جارہی ہے تاکہ مضمون کی افادیت میں اضافہ ہو اور قارئینِ کرام بھی پورے طور اس سے استفادہ کرسکیں :-

فتوح الاسلام منظوم فارسی (تکملہ صولت فاروقی)

صولت فاروقی مرزا احمد خان تورانی ترکمان متخلص بہ آشوب کی نظم کردہ ہے جس میں فتوحات واقدی کو فارسی میں بزمانہ نواب آصف الدولہ بن شجاع الدولہ نظم کیا۔ آشوب تورانی الاصل تھے اور شاہ محمد وزیر کے مرید تھے، نواب آصف الدولہ کے زمانہ میں ہندوستان آئے۔ شاعری میں بے بدل اور سواری و نیزہ بازی میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ اہلِ تشیع و روافض سے سخت دشمنی تھی۔ اسی سے متاثر ہوکر خلیفہ اول و دوم کی فتوحات کو شاہنامہ فردوسی کے مقابلہ میں لکھنا چاہا۔ چنانچہ فتوحاتِ واقدی فارسی سے واقعات اخذ کرکے "صولت فاروقی" لکھی۔ یہ کتاب مطبع محمدی اعظم گڈھ میں طبع ہوئی جس کے صفحات ۶۵ ہیں۔

اولہ ۔ بنامِ خدا و ملکِ احد ۔ الخ

اُس دور میں جب اس کتاب کی قدرے اشاعت ہوئی تو مخالفوں کے دل گرمائے اور آصف الدولہ کے دربار میں شکایتیں شروع ہوگئیں۔ حسن رضا خاں اس میں پیش پیش تھے۔ غصہ میں بادشاہ نے بلا بھیجا۔ جب آپ سے جوابات سنے تو خفگی کے بجائے انعام و اکرام سے مالامال کیا۔ پھر مخالفوں نے انھیں ہلاک کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہوسکے۔

---

[1] مقدمہ فتوح الاسلام ۔ مخطوطہ۔

فتنۂ نادر شاہی میں اس کتاب کے بعض اجزاء ضائع ہو گئے۔ غزوۂ حلّتیک کا کچھ حصہ نواب محمد علی خاں کو دستیاب ہو گیا۔ موصوف کو یہ کتاب بہت پسند آئی اور فوراً ہی آپ نے اُس کی تکمیل کی ٹھان لی۔ چنانچہ اس کتاب کو نظم کرانے کے لئے متعدد علماء کی خدمات حاصل کی گئیں اور کتاب کے مختلف حصے مختلف حضرات نے تیار کئے۔ اس طرح خلفاء اربعہ کی پوری فتوحات کو نظم کرایا اور شاندار طریقہ پر کرایا۔ صولت فاروقی چونکہ شاہنامہ فردوسی کے طرز پر لکھی گئی تھی لہٰذا اُس کا تکملہ یعنی فتوح الاسلام مکمل اسی طرز پر نظم کرائی گئی۔ تاج العلماء قلزم علوم مولانا نجف علی خاں جھجری، محقق العلماء مولوی عبدالکریم صاحب عسکری، سلطان الشعراء حکیم سلطان محمود خاں گرامی، مدقق العلماء مولوی مفتی نورالحق صاحب خستہ اور مولوی محمد حسن خاں ملیح آبادی وغیرہ نے اس کو نظم کرنے میں خاص حصہ لیا۔

یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد میں کئی کئی پارے ہیں۔ تفصیل ذیل میں درج ہے:-

جلد اول :- یہ جلد تین پاروں پر مشتمل ہے :-

پارہ اول ـــــ کتاب الردت } ہر دو پارے مولانا نجف علی خاں[ا]
پارہ دوم ـــــ فتوح العراق } قاضی جھجر کے نظم کردہ ہیں۔

پارہ سوم ـــــ فتوح الروم - یہ پارہ دراصل "صولت سنائی" ہی کا حصہ ہے جو مرزا محمد خاں آشوب کا نظم کردہ ہے۔

ـــه قاضی عظیم الدین صاحب جھجری کے بیٹے تھے۔ ہندوستان کے مشہور قابل علماء میں سے ہیں۔ نواب محمد علی خاں سے ہمیشہ متعلق رہے۔ علمی قابلیت میں محسود زمانہ اور مختلف السنہ فارسیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ فنون مختلفہ میں پچاس سے زائد تصنیفات کے مالک ہیں۔ بروایت نزہۃ الخواطر ۱۲۹۹ھ میں انتقال ہوا۔

(ماخوذ از تذکرہ علماء ٹونک مخطوطہ، زیر ترتیب)

مولوی عبدالکریم صاحب ٹونکی نے اس حصہ پر نظر ثانی کی اور مولوی محمد ابو احمد صاحب نے اس میں کافی اضافہ کرلیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے اس جلد کے ساتھ ایک مفصل مقدمہ مرتب کرکے شامل کیا۔ جس میں رؤساء ٹونک، فتوح الاسلام کی ترتیب اور اس کے ناظمین کے حالات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

جلد دوم:— یہ جلد بھی تین پاروں پر مشتمل ہے:—

پارہ اول —— فتوح الشام۔ یہ پارہ مولانا نجف علی خاں کا نظم کردہ[1] ہے۔ اس جلد کے دو مقدمے لکھے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ خود مولانا نجف علی خاں نے لکھا۔ اور دوسرا مقدمہ مولانا عبداللہ خاں صاحب[2] نے لکھ کر شامل کیا ہے۔ ہر دو مقدمات میں کیا اس سلسلہ کی پوری تفصیلات ہیں۔

پارہ دوم —— فتوح المصر۔ یہ پارہ مولوی محمد حسن خاں[3] ملیح آبادی کا نظم کردہ ہے۔

---

[1] ملا احمد خاں کے بیٹے، نہایت ذکی الطبع، عربی، فارسی اور اردو کے بڑے منشی اور جملہ خطوط کے بڑے خطاط تھے۔ تقریباً چالیس علوم سے واقف تھے۔ صاحب تصانیف ہیں۔ ۱۲۸۰ھ میں انتقال ہوا۔

[2] حاجی احمد کے بیٹے اور منشی محمد فائق، مصنف نشائی فائق و مخزن الفوائد وغیرہ کے پوتے ہیں۔ شیریں سخن، نکتہ سنج اور نازک خیال تھے۔ نواب محمد علی خاں نے آپ کو "خسروی سخن" کا خطاب دیا تھا۔ (تذکرۂ علماء ٹونک)

[3] محمد صدیق خاں بن احمد خاں شہباز خیل کے بیٹے تھے۔ اجداد مقام بھکوا علاقہ دہلی کے رہنے والے تھے۔ مولانا حیدر علی، مولوی امام الدین، بقیۃ المحدثین شیخ محمد تھانوی وغیرہ سے ملمذ تھے۔ نواب محمد علی خاں نے آپ کو مولانا کا خطاب دیا۔ نواب صاحب کے انتقال کے بعد آپ بنارس سے ٹونک تشریف لے آئے اور یہاں سے بھوپال تشریف لے گئے۔ وہیں ۱۳۱۲ھ میں انتقال ہوا۔ متعدد تصانیف یادگار ہیں۔ (تذکرۂ علماء ٹونک)

[4] مولوی محمد علی صدیقی کے بیٹے تھے۔ ہمیشہ نواب محمد علی خاں سے متعلق رہے اور موصوف کی زندگی میں

پارۂ سوم ——— فتوح العجم و دیار بکر و ربیعہ وغیرہ۔ یہ پارہ حکیم سلطان محمود خاں[1] گرامی کا نظم کردہ ہے۔

جلد سوم :- یہ جلد بھی بلحاظ مضمون دراصل جلد دوم سے متعلق ہے جو حضرت عمرؓ کے زمانہ کی باقی فتوحاتِ عجم و ایران وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس کے ناظم مولوی احمد علی ہیں۔

جلد چہارم :- یہ جلد بھی جلد دوم سے متعلق ہے۔ اس حصہ کو مولوی نور الحق[2] صاحب خستہ نے نظم کیا ہے۔

جلد پنجم :- یہ جلد فتوحاتِ عثمانیہ پر مشتمل ہے۔

جلد ششم :- یہ جلد فتوحاتِ حیدریہ پر مشتمل ہے۔

اس مجموعہ میں محاربہ جمل کے بعد کا کچھ حصہ مولوی سید احمد علی[3] صاحب سیماب کا نظم کردہ ہے۔ فتوح الاسلام کے دو مجموعے (ایک سلسلہ چھ جلدوں میں اور دوسرا سلسلہ آٹھ جلدوں میں) کتب خانہ ٹونک میں قلمی شکل میں محفوظ ہیں۔ ان کے علاوہ تین چار متفرق جلدیں بھی ہیں۔ اکثر حصے مسودات کی شکل میں ہیں جو نواب محمد علی خاں صاحب

---

[1] دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہیں تربیت پائی۔ گردشِ زمانہ سے مجبور ہوکر ۳۰ سال کی عمر میں ٹونک تشریف لائے اور یہاں سکونت اختیار فرمائی۔ نواب محمد علی خاں نے قدر افزائی فرمائی۔ نواب کی طرف سے "ممتع الدولہ اعجاز الملک سلطان الشعراء مظفر جنگ" کا خطاب ملا ہوا تھا۔ ۱۳۱۰ھ میں انتقال ہوا۔ (تذکرہ علماء ٹونک)

[2] مولوی خیر الدین صاحب شیرکوٹی کے پسر تھے۔ ۱۲۷۰ھ میں ٹونک میں پیدا ہوئے۔ علوم سے فارغ ہوکر نواب محمد علی خاں سے متعلق رہے۔ تصنیف و تالیف میں مشغول رہا کرتے تھے۔ نواب نے "مدقق العلماء" کا خطاب دیا۔ جس کے آپ صحیح مستحق تھے۔ نواب کے انتقال کے بعد بنارس سے ٹونک تشریف لے آئے اور عدالت شریعت کے مفتی مقرر ہوگئے۔ ۹ دسمبر ۱۹۱۰ء کو ٹونک میں انتقال ہوا۔ (تذکرہ علماء ٹونک)

[3] سید محمد علی واعظ رام پوری برادر مولوی احمد علی رام پوری ٹونکی کے بیٹے ہیں ۱۲۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۰۰ھ میں ٹونک میں انتقال ہوا۔ خداداد قابلیت و صلاحیت کے مالک تھے۔ کتب سیر و تاریخ کا ہمیشہ سے شوق تھا نواب محمد علی خاں سے ہمیشہ متعلق رہے۔ صاحب تصانیف و تراجم ہیں۔ (تذکرہ)

کے کاتبوں کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ حصص ۱۲۹۶ھ سے ۱۳۰۱ھ تک لکھے گئے بعض حصے اصل مسودات ہیں۔ اس کتاب کا کوئی جزو ابھی تک طبع نہیں ہوا۔

فتوح الاسلام کے علاوہ جن حضرات نے اسلام کی فتوحات کو اُردو یا فارسی میں نظم کیا ہے یا ان واقعات کو نثر میں ترتیب دیا ہے اُن کی تفصیل یہ ہے :-

حسام الاسلام فی فتوحات سید الانام ۔ (منظوم اردو)

اس کتاب کے ناظم سید عبدالرزاق کلامی[ل] ہیں اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات وفتوحات کو اُردو میں نظم کیا گیا ہے یہ کتاب ۱۳۱۳ھ میں مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہو چکی ہے صفحات ۲۳۰ ہیں۔ اس کتاب پر اُستاد آبرو اور مولانا شبلی نعمانی تک نے اپنی تقریظات اور تاریخیں لکھیں۔

اولہٗ ۔ الٰہی تو ہے حامی بیکساں ۔ الخ۔

صمصام الاسلام منظوم فتوح الشام ۔ (اُردو)

"مجاہدات الاخیار" اس کا تاریخی نام ہے۔ حافظ عبدالرزاق کلامی اس کے ناظم ہیں۔ فتوح الشام کو اُردو میں نظم کیا گیا ہے۔ ۱۳۱۲ھ میں یہ کتاب اعظم المطابع جونپور میں طبع ہوئی ۔ ۴۳۶ صفحات پر مشتمل ہے ۔

اولہٗ ـــــ سرنامہ ہے نام اللہ کا الخ ۔

قمقام الاسلام منظوم فتوح بہنسا (اُردو۔)

سید عبدالرزاق کلامی کی مرتبہ ہے۔ ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اعظم المطابع جونپور میں ۱۳۱۳ھ میں طبع ہوئی۔

••••

[ل] آپ سید احمد شہیدؒ کے بھانجے سید حمیدالدین حمیدی کے پوتے ہیں۔ ۱۲۶۵ھ میں ٹونک میں پیدا ہوئے۔ بڑے بزرگ اور دیندار انسان تھے۔ نظم سے بڑا لگاؤ تھا۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۶ء بروز جمعہ ٹونک میں انتقال ہوا۔ متعدد تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ (تذکرہ علماء ٹونک)